مناظرہ
دعا بعد از نماز جنازہ
۳ جون 1991ء کو موضع مرالہ (منڈی بہاؤ الدین) میں
دعا بعد از نماز جنازہ کے موضوع پر
مفتی محمد اشرف آصف جلالی کا فیصلہ کن مناظرہ
www.islamieducation.com

مناظرہ: دعا بعد از نماز جنازہ

۳ جون ۱۹۹۱ء کو موضع مرالہ (منڈی بہاؤالدین) میں دعا بعد از نماز جنازہ کے موضوع پر
مفتی محمد اشرف آصف جلالی کا فیصلہ کن مناظرہ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم، بسم اللہ الرحمن الرحیم

پورے علاقے میں علمائے دیوبند کی فتنہ پروری ضرب المثل بن چکی ہے، ان کی دن رات کی غذا مسلمانوں کو بدعت کی رسیوں سے باندھ کر شرک کی چھری سے ذبح کرنا ہے جس علاقے سے بھی ان کی بادسموم کے جھونکے گزر جاتے ہیں اس علاقے کے مسلمان ان کی تبلیغ کی لُو سے جھلس جاتے ہیں، کون نہیں جانتا کہ دن دیہاڑے کاشانۂ ایمانی میں نقب زنی کرنے والے یہ لوگ روح اسلام کی رگ حیات کو کاٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مکروفریب کے یہ پیکر بغل میں چھری اور منہ میں رام رام سے اپنا کام نکالتے ہیں۔

لیکن علمائے اہلسنت نے پورے علاقے میں ان کے بھیانک چہرے سے پردہ اُٹھایا ہے، ذلت و رُسوائی ان کا مقدر بن چکی ہے، اپنے شکار کو دیوبندیت کے پھندے میں مضبوط رکھنے کیلئے مناظرہ کا چیلنج تو کر بیٹھتے ہیں لیکن جونہی علمائے اہلسنت مناظرہ کرنے کیلئے شیروں کی طرح میدان مناظرہ میں آجاتے ہیں پھر یا تو وہ میدان مناظرہ میں آنے کی جسارت ہی نہیں کرتے یا اتنی کہ آتے ہی چت لیٹ جاتے ہیں۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی موضع مُرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ۳ جون بروز پیر کو علماء دیوبند کی انتہائی ذلت آمیز اور مضحکہ خیز شکست ہے۔

مناظرہ کا پس منظر:

موضع مرالہ میں اگرچہ کافی عرصہ سے دیوبندی مسلط تھے لیکن وہ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگتے تھے تاکہ اسی طرح گول مول رہ کر اپنی قینچی چلاتے رہیں، یہ سب کچھ اُن کا فریب تھا کہ بھیڑیے سے بھیڑ کی کھال نہ اُتر جائے۔

کیونکر حقیقتوں کا پتہ چل سکے کہ لوگ
ملتے ہیں اپنے آپ سے اوڑھ کر نقاب

چونکہ اب انہوں نے بزعم خویش اپنے قدم پکے جمالئے تھے اسلئے انہوں نے چند دن قبل اپنی اس

مصلحت کا پردہ چاک کردیا اور ایک سُنی عورت کے جنازہ پر دیوبندی مولوی عبدالرحمن نے صرف دعا مانگنے سے انکار ہی نہ کیا بلکہ مانگنے پر شدید ردِعمل کا اظہار کیا، اسی اثناء میں جن لوگوں کو وہ لوریاں دے کر سُلا رہے تھے اُن کی آنکھ کھل گئی۔

مناظرہ کا چیلنج:

مذکورہ واقعہ کے بعد دیوبندی مولوی عبدالرحمن نے نماز جنازہ کے جمعہ اجتماع میں چیلنج کیا کہ نماز جنازہ کے بعد دعا کا کوئی ثبوت اور جواز نہیں ہے، اُس نے بازو بلند کرتے ہوئے نتھنے تانتے ہوئے، رگیں اُبھارتے ہوئے، سینہ پسارتے ہوئے کہا کہ تم میرے سامنے کوئی مناظر لاؤ جو مجھے دعا کے جواز کا ثبوت دے۔

مناظرہ کی تاریخ اور جگہ کا تعین:

چوہدری ولایت علی ولد سردارا اور سید بہادر شاہ صاحب نے اس سلسلہ میں خاصی دلچسپی لی اور کسی آدمی کی نماز جنازہ کے بعد جنازہ گاہ میں ہی فریقین کے درمیان مناظرہ کی جگہ اور تاریخ کا تعین ہوگیا کہ مناظرہ انشاءاللہ عزوجل 3 جون بروز پیر بوقت صبح 9 بجے وسطی جامع مسجد مرالہ میں ہوگا اور فریقین اپنے اپنے مسلک کے کسی بڑے سے بڑے عالم دین کو مناظرہ کیلئے بلا سکتے ہیں۔

علماء اھلسنت کی آمد:

چوہدری محمد ولایت ولد سردارا اور مولانا سید بہادر شاہ صاحب نے معروف قدیمی و دینی درسگاہ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بِھکّھی شریف سے رابطہ کیا، لہٰذا ۳ جون بروز پیر جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف (ضلع گجرات) کی طرف سے فضلاء جامعہ مولانا حافظ محمد اشرف آصف جلالی اور ان کے معاونین مولانا ارشاد احمد جلالی و علامہ حافظ حق نواز چشتی صاحب کتب مناظرہ کی کثیر تعداد کے ساتھ حسب روایت مقررہ وقت پر مرالہ پہنچ گئے۔ مقررہ وقت کے تقریباً آدھ گھنٹہ بعد سید بہادر علی شاہ صاحب نے علماء دیوبند سے رابطہ کیا کہ ہمارے علماء وقت متعینہ پر پہنچ چکے ہیں لہٰذا مناظرہ شروع ہوجانا چاہیے، لیکن علماء دیوبند میدان مناظرہ میں آنے سے گریز کرتے رہے اور مختلف ہتھکنڈوں اور سفارشات سے مناظرہ رکوانے کی کوشش کی، آخرکار اہلسنت والجماعت کے مقامی ذمہ دار حضرات نے پونے دس بجے کے قریب جامع مسجد جنوبی سے اعلان کیا کہ

جولوگ دعا بعد نماز جنازہ کے مسئلے پر مناظرہ سننا چاہتے ہیں وہ وسطی جامع مسجد مرالہ میں پہنچ جائیں، اس اعلان کے بعد علماء اہلسنت و جماعت صاحبزادہ پیر محمد عبدالجلیل صاحب، حافظ محمد اشرف آصف جلالی، مولانا شیخ محمد امین صاحب اور دیگر علماء کرام عوام اہلسنت کے ہمراہ وسطی جامع مسجد مرالہ میں پہنچ گئے، ہُوا یوں کہ حیرت بھی متحیر تھی کہ جس مسجد کے منبر پر مولوی عبدالرحمن دیوبندی چیلنج کیا کرتا تھا اب اس مسجد میں علماء اہلسنت اور عوام اہلسنت بیٹھے تھے، میز کتابوں سے بھرے پڑے تھے لیکن ابھی تک علماء دیوبند کسی حصار میں بند تھے، اس سے بڑھ کر ان کی ذلّت کیا تھی کہ اب ایک ایک منٹ ان پر رضویت کا قرض اور شکست کا مرض بڑھتا جا رہا تھا۔ ایک ایک گھڑی سے ان کی رسوائی مترشح ہو رہی تھی۔ بار بار اصرار کرنے پر کہ علماء دیوبند کو مسجد میں لاؤ، یہ جواب ملا کہ وہ کہتے ہیں کہ کسی بند کمرے میں دو دو آدمی بیٹھ کر مناظرہ کریں گے۔ باقی لوگوں کو وہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ یہ عجیب بات تھی جو پہلے دیوبند تھے تو اب مکان بند کا مطالبہ کرنے لگے۔ اس پر حافظ محمد اشرف آصف جلالی صاحب نے جواب دیا کہ عوام مسئلے کی وضاحت کی منتظر ہیں۔ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ گفتگو وہ جو عوام کے روبرو ہوگی تاکہ ان کو شکوک و شبہات دور ہو جائیں لیکن علماء دیوبند عوام کی عدالت میں پیش ہونے سے اعراض کر رہے تھے انہیں خوف تھا کہ کہیں دیوبند کی کمند کے پیوند رضوی طوفان سے ٹوٹ نہ جائیں لیکن بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی، آخر علماء اہلسنت کے صبر کا پیمانہ لبریز اور علماء دیوبند کے فرار کا بہانہ معنی خیز ہوتا گیا۔ وقت مقررہ سے دو گھنٹے اور علماء اہلسنت کے وسطی جامع مسجد میں جانے کے تقریباً ایک گھنٹے بعد علماء دیوبند اور معاونین مسجد میں نمودار ہوئے۔

علماء دیوبند، علماء اہلسنت کے بالمقابل مسجد میں بیٹھ گئے، درمیان میں صرف کتابیں حائل تھیں۔ عوام الناس کے انتظار کی گھڑیاں ختم ہونے والی تھیں کہ ابھی حق و باطل کا امتیاز ہونے والا ہے۔ سُنی مناظر حافظ محمد اشرف آصف جلالی نے کہا کہ پہلے شروط طے کر لیں۔ ادھر سے دیوبندی مناظر مولوی عبدالرحمن اُٹھا لیکن وہ اچانک مناظر نہیں سائل تھا۔ علماء اہلسنت کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ میں مناظرہ نہیں کروں گا۔ اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ دیوبندیوں کے سرنگوں ہو گئے کہ جس مسجد کے منبر پر بیٹھے ہمارے مولوی صاحب نے علماء اہلسنت کو للکارا تھا اب اسی مسجد میں ہمارے مولوی صاحب مناظرہ سے پہلے ہی چت لیٹ گئے ہیں۔

قارئین! دیوبندی مناظر نے جب اپنے عوام کے ڈر سے اور کوئی راہ فرار نہ پائی تو سائل بن بیٹھا دیکھو خدا تعالیٰ کی شان یہی دیوبندی کہتے ہیں کہ غیر اللہ سے سوال شرک ہے وہی آج غیر اللہ کے سامنے سائل بنے بیٹھے ہیں، بہر حال سُنّی مناظر نے ارخاء عنان کے طور پر دیوبندی مناظر مولوی عبدالرحمن کو سائل تسلیم کر لیا پھر گفتگو شروع ہوئی۔ دیوبندی سائل نے کہا کہ مجھے کچھ شکوک وشبہات ہیں اگر وہ دور ہو جائیں تو اس مجمع میں معافی مانگوں گا اور توبہ بھی کروں گا۔

سنی مناظر حافظ محمد اشرف جلالی نے کہا کہ اگر تم سائل ہو تو پھر تم نقض ومنع ومعارضہ وغیرہ کے مجاز نہیں ہو گے اور تم نے ایسے جرح کرنی ہے تو پھر پہلے شروط طے کر لیتے ہیں تو پھر مناظرہ شروع ہوگا۔ بہر حال علماء دیوبند کے اس نمائندہ نے کہا کہ میں مناظر نہیں ہوں لیکن یہ اس نے صرف شروط مناظرہ سے بچنے کیلئے حیلہ تلاش کیا تھا ویسے وہ ایک مناظر کی طرح معارضہ ومنع پیش کرتا رہا۔

سنی مناظر حافظ محمد اشرف جلالی: اے سائل تم اپنی حیثیت بیان کرو اسلئے کہ سائل کی حیثیت کے پیش نظر جواب دیا جائے گا۔

مولوی عبدالرحمن دیوبندی: سوال کے جواب کیلئے سائل کی حیثیت کی کیا ضرورت ہے؟

حافظ محمد اشرف جلالی: جیسی بیماری ہو ویسا علاج کیا جاتا ہے، آپ بتائیں کہ آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد، اگر مقلد ہیں تو کس کے مقلد ہیں۔ آپ اپنی حیثیت بیان کریں آپ کی حیثیت کے پیش نظر آپ کو جواب دیا جائے گا۔

مولوی عبدالرحمن دیوبندی: (کافی دیر ہچکچانے کے بعد) سائل حنفی ہے۔

حافظ محمد اشرف جلالی: ٹھیک ہے اب تم سوال کرو۔

مولوی عبدالرحمن دیوبندی: میرا سوال یہ ہے کہ مجھے بعد از نماز جنازہ کے کیلئے حدیث چاہیے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میت اُٹھانے سے پہلے بیٹھ کر میت کیلئے دعا کی ہو۔

حافظ محمد اشرف جلالی: آپ نے ابھی کہا کہ میں مقلد ہوں اور حنفی ہوں اور اصول فقہ حنفیہ چار ہیں۔ (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۳) اجماع (۴) قیاس۔ آپ نے دعا بعد از نماز جنازہ کے

لئے حدیث ہی (اور وہ بھی فعلی) کیوں بطور دلیل طلب کی ہے، کیا تمہارے نزدیک کسی شے کے ثبوت کیلئے صرف ایسی دلیل ہی ہوسکتی ہے؟ آپ نے صرف ایک دلیل کو ثبوت مسئلہ کیلئے مختص کر کے باقی ادلہ سے انکار کیا ہے۔آپ نے اس مسئلہ کے ثبوت کیلئے سب سے پہلے قرآن مجید کی آیت کا مطالبہ کیوں نہیں کیا؟ احناف کے کسی مسئلہ کے ثبوت کیلئے دلیل صرف حدیث (فعلی) ہی بن سکتی ہے تو میں ابھی حدیث پیش کرتا ہوں۔

مولوی عبدالرحمن دیوبندی کافی دیر تک تو حدیث کا مطالبہ کرتا رہا بعد میں اُس نے کہا کہ ٹھیک ہے ادلّہ اربعہ سے دلیل دیدی جائے۔

حافظ محمد اشرف جلالی نے خطبہ پڑھا اور پھر کہا۔معزز سامعین میں آپ کو نہایت ہی خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ جنہوں نے ایک مسئلہ کی شرعی وضاحت کیلئے اور محض اظہار حق کیلئے اس مباحثہ کا اہتمام کیا ہے۔حضرات سوال یہ کیا گیا ہے کہ نماز جنازہ کے بعد دُعا کے جواز پر ثبوت دیا جائے تو میں سب سے پہلے اس مسئلہ کے ثبوت کیلئے قرآن پاک کی آیت پیش کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَالدَّا عِ اِذَا دَعَانِ (پارہ نمبر ۲) کہ میں دُعا کرنے والی کی دعا کی اجابت کرتا ہوں (سنتا ہوں، قبول کرتا ہوں) جب بھی دعا کرنے والا مجھ سے دعا مانگے۔قرآن مجید کی اس آیت میں دعا کرنے کے وقت کے بارے میں کوئی قید نہیں ہے کہ فلاں وقت دعا سُنتا ہوں فلاں وقت نہیں سنتا کہ آگے پیچھے تو سنتا ہوں جنازہ کے بعد دعا نہیں سنتا بلکہ وہ ہر وقت دعا سنتا ہے جب خالق کائنات اللہ تعالیٰ نے دعا کیساتھ کوئی قید نہیں لگائی ہے تو ہمیں یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ ہم اپنی طرف سے قید لگائیں اور کہہ دیں کہ نماز جنازہ کے بعد دُعا جائز نہیں۔ اب صرف ان مقامات پر دعا کا استثناء ہوسکتا ہے جو شرعاً ممنوع ہیں اور پھر یہاں جزی میں کا مطالبہ کرنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھنے کے بعد میت اُٹھانے سے پہلے دعا مانگی ہو یہ جہالت ہے، اسلئے قرآن مجید ایک قانون ہے اور قانون قائدہ وکلیہ ہوتا ہے جو تمام جزئیات پر منطبق ہوتا ہے، ہر ہر جزی کو بیان نہیں کیا جاتا اسلئے کہ جزئیات تو غیر متناہی بھی ہوسکتی ہیں لہٰذا دلیل سے ایک قانون ثابت ہوگا اور قانون جو کُلّی ہے اس کے تحت جتنے جزئیات ہیں ان تمام کے ثبوت کیلئے وہی دلیل کافی ہوگی۔تمام اوقات میں دُعا (اوقات منہیہ شرعاً کے علاوہ) ایک کلی ہے اور جنازہ کے بعد کی دعا اس کلی کے جزئیات میں سے ایک جزی ہے جیسے اس

آیت سے مطلقاً دعا ثابت ہو رہی ہے ایسے اس کلی کے فرد (دعا بعد از نماز جنازہ) کیلئے یہی آیت ثبوت فراہم کرتی ہے جیسے یہ کلی دعا نماز پنجگانہ کے بعد کی گئی دعا پر منطبق ہوتی ہے ایسے ہی نماز جنازہ کے بعد کی گئی دُعا پر بھی منطبق ہوتی ہے اب اس کی مثال دیکھ لیجئے کہ کلی کے لئے جو حکم ثابت ہو وہی حکم اس کلی کے ہر فرد کیلئے ہوگا اگر چہ علیحدہ فرد کیلئے وہ حکم نہ بیان کیا گیا ہو۔ قرآن مجید میں ہے، کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ۔ کہ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو ناحق قتل کردے تو قاتل کو مقتول کے بدلے میں قصاصاً قتل کر دیا جائے گا اب ایک آدمی جس کا نام زید ہے اس نے عمرو کو قتل کر دیا تو قاضی نے فیصلہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ قاتل کو مقتول کے بدلے میں قتل کردو۔ لہٰذا زید کو قتل کردو، اب زید یہ مطالبہ کرے کہ قرآن مجید میں تو مطلقاً قاتل کے بارے میں (اطلاق جُزیات کے اسماء کے لحاظ سے ہے) حکم ہے میرا نام تو وہاں ذکر ہی نہیں ہے۔ میرا نام قرآن مجید یا حدیث میں دکھاؤ تو پھر مجھے قتل کر دینا تو اب کوئی بھی صاحب عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرے گا بلکہ اُس سے کہا جائیگا کہ (مسلمان کا ناحق اور عمداً) قاتل ایک کلی ہے۔ اس کلی کا تو ایک فرد ہے یہ قصاص کا حکم ہر ہر فرد کیلئے ثابت ہے لہٰذا تیرے لئے بھی ثابت ہے تو جیسے قرآن پاک کی آیت میں زید کا نام تو نہیں تھا لیکن زید کیلئے قصاص کا حکم ثابت ہوگا ایسے ہی قرآن مجید میں اگر چہ دعا بعد از نماز جنازہ (جزی) کا ذکر نہیں ہے لیکن اس آیت سے اس دُعا کا ثبوت ہو جائے گا کیونکہ یہ اس کلی میں داخل ہے، کُلی دعا مانگنا جائز ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی اجابت فرماتا ہے ایسے ہی نماز جنازہ کے بعد دُعا کا حُکم ہے۔

دوسری آیت: **ادعونی استجب لکم ان الّذین یستکبرون عن عبادتی سید خلون جھنّم داخرین** (پارہ ۲۴)۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کی اجابت کروں گا وہ لوگ جو مجھ سے دُعا میں تکبر کرتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہو جائیں گے۔

یہاں بھی خالق کائنات جلّ جلالہ نے مطلقاً فرمایا کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ خالق کائنات نے کوئی پابندی نہیں لگائی کہ اگر فلاں وقت دعا کرو گے تو دعا ہوگی اور جنازہ کے بعد دعا مانگو گے تو جائز نہیں ہے بلکہ اُس نے فرمایا جب بھی دُعا مانگو میں سُنتا ہوں، نہ اُسے نیند آتی ہے نہ وہ تھک جاتا ہے اور نہ ہی کہیں سفر پر جاتا ہے، اگر تم جنازہ کے بعد دُعا مانگو تو یہ دُعا اس کو معاذ اللہ ناگوار گزرے اور یہ ناجائز ہو اور اس کو وہ قبول نہ

فرمائے بلکہ اس دعا کو بھی وہ قبول فرمائے گا اب میں نے پہلی باری میں قرآن مجید کی دو آیات پڑھی ہیں اور ان میں دعا بعد از نماز جنازہ کو ثابت کیا ہے اور میرا دعویٰ یہاں یہ ہے کہ یہاں تقلید نہیں ہے۔قرآن مجید کی کسی آیت سے یا کسی حدیث سے کوئی یہ نہیں دکھا سکتا کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے یہ فرمایا ہو ویسے تو مجھ سے دعا مانگو مگر جنازہ کے بعد نہ مانگنا، جب شارع نے تقلید نہیں کی اور نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے سے نہیں روکا تو آج کوئی اسپیکر کھول کر کہہ دے کہ جنازہ کے بعد دعا نا جائز ہے تو ہم میں کسی کو اتھارٹی حاصل نہیں ہے اسلئے کہ قرآن مجید کے مطلق کو مقید کرنے کیلئے آیت کی طرح قطعی دلیل کی ضرورت ہے اور جو کوئی اپنی طرف سے دُعا کے بارے میں کوئی شرط یا قید لگائے تو وہ باطل ہے، یہ میرے ہاتھ میں مشکوٰۃ شریف ہے۔

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ فقیہہ فاضلہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں یہ حدیث کے اس حصے کے الفاظ ہیں: **ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فی النّاس محمد اللہ و اثنی علیہ ثم قال اما بعد فما بال رجال یشترطون شرو طالیست فی کتاب اللہ ما کان من شرط لیست فی کتاب اللہ فھو باطل** کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہو گئے حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو کتاب اللہ میں وہ شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں اور ایسی شرط لگانا جو کتاب اللہ میں نہیں ہے وہ شرط باطل ہے۔یہ حدیث بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے۔اب آپ پر واضح ہو گیا ہے کہ کتاب اللہ میں تو یہ شرط نہیں ہے کہ جنازہ کے بعد دعا نہ مانگو یہ شرط دیوبندی اپنے پاس سے لگا رہے ہیں اور اس شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہے اسلئے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایسی شرط باطل ہے۔اب دوسرے نمبر پر حدیث شریف ہے۔

امام بخاری کے اُستاد کی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ کی تیسری جلد میرے ہاتھ میں ہے، میں تمہارے سامنے خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل پیش کر رہا ہوں۔

حدثنا علی ابن مسھر عن الشیبانی عن عمیر ابن سعید قال صلیت مع علیّ علیٰ یزید بن المکفف فکبر علیہ اربعا چم مشیٰ حتّٰی اتاہ فقال اللّٰھُمّ عبدک و ابن عبدک انزل بک الیوم فاغفر لہ ذنبہ و وسع علیہ مدخلہ الخ۔حضرت عمیر بن سعید فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ

عنہ کے ساتھ یزید بن مکفف کا جنازہ پڑھا آپ نے اس پر چار تکبیریں کہیں پھر اُس کی چارپائی کے نزدیک گئے تو آپ نے مذکورہ دعا اس آدمی کے حق میں فرمائی اسلئے کہ جب آپ نے اس کی چارپائی کی طرف چند قدم اُٹھائے تو اُس وقت نماز جنازہ ختم ہو چکی تھی اور یہ دعا نماز جنازہ کے بعد والی دعا تھی۔

مولوی عبدالرحمن دیوبندی: جو حدیث تم نے پیش کی ہے اس میں سلام کا ذکر نہیں ہے صرف چار تکبیروں کا ذکر ہے حالانکہ نماز جنازہ میں تو چار تکبیروں کے بعد سلام ہوتا ہے۔

حافظ محمد اشرف آصف جلالی: عدم ذکر عدم شے کو مستلزم نہیں ہوتا یہ متفقہ قانون ہے کہ اگر کسی شے کا ایک مقام پر ذکر نہ ہو تو اُس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ شے واقعہ ہی نہیں ہے مثلاً آیت کریمہ ہے، اقیمو الصّلوٰۃ و اٰتو االزکوٰۃ وارکعو امع الراکعین۔ اب اس آیت میں حج روزہ کا ذکر نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں بلکہ اور مقام پر حج روزہ کا ذکر ہے ایسے ہی اور احادیث شریف میں سلام کا بھی ذکر ہے۔

سُنی مناظر کی اتنی طویل تقریر جو کہ قرآن وحدیث اور اصول پر مبنی تھی، پورے اجتماع نے نہایت توجہ سے سُنی، اور سمجھی اور ابھی سے لوگوں نے کہنا شروع کردیا اب فیصلہ ہو گیا۔

مولوی عبدالرحمن دیوبندی: تم نے جو حدیث پیش کی ہے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل ہے میرا مطالبہ کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہو۔

حافظ محمد اشرف آصف جلالی: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا طریقہ حضور ﷺ کا ہی طریقہ ہے اس لئے کہ حضور ﷺ نے خود ہی فرمایا ہے کہ علیکم بسنتي و سنۃ الخلفاء راشدین۔ یعنی کہ تم پر میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے۔ تم محض شور مچا رکھا ہے۔ ہم نے اسی لئے کہا تھا کہ شرائط طے کرلیں۔ اب بھی ہمارے ساتھ شرائط طے کرو ہم مناظرہ کرتے ہیں اگر قانون کے مطابق کرو گے تو جو مطالبہ کرو گے ہم پورا کریں گے۔

مولوی عبدالرحمن دیوبندی: پھر وہی بات، پھر آپ مناظرہ کے طرف جانے لگے۔

حافظ محمد اشرف آصف جلالی: بھائی مناظرہ کوئی گالی تو نہیں، کوئی حرام فعل نہیں، اسی مناظرے کا تو تم نے چیلنج دیا تھا۔

اب بوڑھا دیوبندی اپنی جامع مسجد میں قبلے کی طرف منہ کر کے نوجوان سنی مناظر کے سامنے ہاتھ باندھ کر کہہ رہا تھا۔مسئلہ ویسے حل کر دو میرے دل میں بغض وحسد نہیں مناظرے کی کیا ضرورت ہے۔

یہ رضا کے نیزے کی مار ہے

کہ اعدو کے سینے میں غار ہے

دیوبندی مولوی: میرا مقصد یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی جنازے پڑھائے ہونگے جب آپ نے دعا نہیں مانگی تو تم کیوں مانگتے ہو۔

مولانا محمد اشرف آصف جلالی: اگر فرض کر لیا جائے کہ آپ ﷺ نے دعا نہیں مانگی تو میں پوچھتا ہوں کہ حضور ﷺ جمعہ پڑھاتے تھے یا نہیں۔ وہ یقینا پڑھاتے تھے کیا آپ ﷺ کے زمانے میں جمعہ کی دوسری اذان دی گئی؟ نہیں دی گئی ......تو پھر تم دوسری اذان کیوں دیتے ہو۔اگر دعا حضور ﷺ نے نہ مانگی ہو تو تم نہیں مانگتے اگر اذان نہ پڑھوائی تو تم دوسری اذان کیوں پڑھواتے ہو۔ایسے ہی سرکار ﷺ نے مساجد تعمیر کی اور آپ محراب تعمیر نہیں فرماتے تھے۔تو تم مسجد کا محراب کیوں بناتے ہو۔

صوفی محمد امین صاحب: صحابہ کی طرح ہمیں ایمان لانے کا حکم ہے جب خلیفۂ رسول ﷺ سے دعا ثابت ہے تو تم کیوں انکار کرتے ہو۔ورنہ پورے رمضان میں نماز تراویح بھی چھوڑ دو۔اس لئے کہ حضور ﷺ نے تو پورے رمضان المبارک میں باجماعت نماز تراویح ادا نہیں کی۔

مولوی عبدالرحمن دیوبندی: پھر تم ادھر ادھر چلے جاتے ہو۔مجھے حدیث دکھاؤ۔

مولانا محمد اشرف آصف جلالی: تم حدیث کی تعریف کرو۔۔بار بار اصرار کے باوجود دیوبندی مولوی نے اپنے حواریوں میں منہ کو چھپا لیا اور وہ حدیث کی تعریف نہ کر سکا۔

مولانا محمد اشرف آصف جلالی: جس کو حدیث کی تعریف بھی نہیں آتی وہ ہم سے حدیث کا مطالبہ کیسے کر سکتا ہے۔تمہارے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہی حدیث ہے، حدیث قولی اور تقریری کی تمہارے نزدیک کوئی حیثیت نہیں۔کیا تم خلفائے راشدین کی سنت کو سرکار ﷺ کی سنت نہیں سمجھتے۔یہ میرے ہاتھ میں اصول حدیث کی کتاب نخبۃ الفکر ہے، حدیث صرف وہی ہی نہیں جو تم سمجھتے ہو بلکہ حدیث میں صحابہ کا عمل

بھی شامل ہے جس پر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا ہو۔ دیکھیں دیوبندی فرقہ بھی عجیب ہے، کہیں خلفائے راشدین زندہ باد کے نعرے اور کہیں خلفائے راشدین کے عمل کو مردود کر دیا۔ اب منظر یہ تھا کہ عوام الناس خصوصاً اہلسنت پر علماء دیوبند کا جھوٹ عیاں ہو چکا تھا، سنی مناظر نے بار بار گرجتے ہوئے کہا کہ لوگو! خاموش ہو جاؤ۔ میں اب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اور حکم پیش کرتا ہوں۔ یہ میرے ہاتھ میں سنن ابن ماجہ ہے۔ صحاح ستہ کی حدیث پیش کر رہا ہوں اگر کسی راوی پر اعتراض ہو تو بیان کرو۔

حد ثنا ابو عبید محمد بن میمون المدینی ثنا محمد بن سلمة الحرانی عن محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهیم بن الحرث التیمی عن ابی سلمة بن عبدالرحمن عن ابی هریرة سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم نماز جنازہ پڑھ لو تو پھر اس میت کیلئے خلوص سے دعا مانگو۔ **اخلصوا** امر کا صیغہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **فاخلصوا** نماز جنازے کے بعد دعا مانگنے کا حکم فرمایا اسلئے کہ **فاتعقیب مع الوصل** کیلئے ہوتی ہے یہ میرے ہاتھ میں اصول فقہ کی جامع اور آخری کتاب توضیح وتلویح ہے۔ صاحب توضیح وتلویح نے کہا ہے، **الفاء للمتعقب مع الوصل** یعنی فا کے بعد جس کا ذکر ہو وہ متصل بعد میں ہوتا ہے اور توضیح و تلویح میں ہے کہ فا کتاب اللہ کا خاص ہے، اس کا مدلول تعقیب مع الوصل قطعی ہے۔

اب علماء دیوبند کو زمین دھنسنے کیلئے جگہ نہیں دے رہی تھی، لوگ حیران تھے کہ ایک طرف سے ایک لڑکا دلائل کے انبار لگا رہا ہے اور اس کی حقانیت پر علماء خاموش بیٹھے ہیں اور دوسری طرف علماء دیوبند کا وہ نمائندہ ہے جس کی داڑھی شرک کے فتوے لگاتے لگاتے سفید ہو چکی ہے پھر بھی سنی مناظر کی کسی ایک بات کو رد نہیں کر سکا۔ سُنی مناظر محمد اشرف آصف جلالی نے مزید گرجتے ہوئے صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فعل سے اس بات کو ثابت کیا کہ یہاں فاتعقیب مع الوصل کیلئے ہے۔ یہ میرے ہاتھ میں المبسوط کی جلد ۲ ہے۔ یہ ظاہر الراویہ پر مشتمل ہے یہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک نہ ہوسکے جب آپ قریب پہنچے تو آپ نے کہا، **ان سبقتمونی بالصلٰوة علیه فلاتسبقو نی**

باالدعالہ۔ اگر تم نے جنازہ مجھ سے پہلے پڑھ لی ہے تو مجھ سے پہلے دعا نہ مانگنا، دعا میں مجھے بھی شریک کر لینا، صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے اور اس ہیئت سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام علیہم رضوان نماز جنازہ کے بعد دعا مانگتے تھے کیونکہ صحابہ علیہم رضوان کا جم غفیر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے میں موجود تھا، اگر دعا نا جائز ہوتی تو انکار کر دیتے۔

دیوبندی مولوی: فوراً ایک بار اُٹھا اور کہنے لگا۔ معنی غلط کر رہے ہو، مجھے بھی دعا میں شامل کر لینا یہ کس لفظ کا معنی ہے۔

اب اپنے مولوی کو بوکھلاہٹ میں دیکھ کر دیوبندی اُٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فلک شگاف نعروں سے اس مسجد کے در و دیوار گونج اُٹھے جس کی اینٹیں بھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سننے کو ترستی تھیں۔

سنی مناظر مسلسل بلند آواز سے دیوبندی مولوی کو کہہ رہا تھا، مولوی صاحب، اگر معنیٰ غلط ہیں تو میں ہزار روپے انعام دیتا ہوں، اور مجھے صحیح معنی کر کے دکھائیں، لیکن علماء اہلسنت کے پکڑتے پکڑتے علماء دیوبند وسطی مسجد سے فرار ہو گئے۔ سُنی مناظر نے پھر عوام کو بٹھایا اور علماء دیوبند کے فرار ہونے کے بعد وہیں خطاب کیا اور چیلنج کیا کہ اگر معنی غلط ہوں تو میں ہزار روپے دیتا ہوں اور مجھے صحیح معنی کر کے دکھاؤ۔ دیوبندی علماء کے فرار کے تقریباً دس منٹ بعد علماء اہلسنت مسجد سے فاتحانہ جلوس کی شکل میں نکلے اور لوگ جامع محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف کے علماء کو خراج تحسین پیش کر رہے تھے اور نعرۂ تکبیر و نعرۂ رسالت۔ فیض رضا جاری رہے گا۔ اہلسنت کی ضیاء...... پیر جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نعرے لگ رہے تھے، دن کی روشنی میں حق بھی روشن ہو چکا تھا۔ وسطی مسجد میں ہی اعلان کر دیا گیا کہ ابھی جامع مسجد جنوبی میں جلسہ ہوگا۔ جلسہ میں مولانا محمد اشرف آصف جلالی صاحب نے اور دیگر علماء نے اسی موضوع پر مفصل خطاب کیا اور عوام اہلسنت کو اس عظیم فتح پر مبارکباد دی۔

علماء دیوبند کو دوبارہ دعوت دی کہ اگر تم شبہ لے کر بھاگ گئے ہو تو دوبارہ آؤ اور عوام سے بھی ہر ایک کو اجازت ہے وہ سوال کر سکتا ہے۔ لیکن عوام مطمئن ہو چکے تھے۔ صلوٰۃ و سلام پر جلسہ اختتام پزیر ہوا۔